السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جھنگ سے اللہ دتہ دریافت کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل حدیث کا حوالہ درکار ہے : "نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بادل کی وجہ سے غروب افتاب سے پہلے ہی روزہ افطار کیا تھا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم عید کے بعد اس روزہ کی قضا دیں گے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے غروب آفتاب سے قبل روزہ افطار کرنے کا ذکر مندرجہ ذیل حدیث میں ہے : "حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں ایک دن جب کہ بادل چھائے ہوئے تھے ہم نے روزہ افطار کیا پھر سورج نکل آیا ۔ (صحیح بخاری : کتاب الصوم)

اس حدیث کے الفاظ اسی قدر ہیں اس میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عید کے بعد قضا دینے کا ذکر خود ساختہ ہے اس طرح روزہ افطار کرلینے کے بعد اس کی قضا دینے کے متعلق علما کا اختلاف ہے مذکورہ بالا روایت کا کوئی راوی ایک دوسرے راوی سے پوچھتا ہے کہ کیا انہیں قضا دینے کا حکم دیا گیا تھا تو اس نے جواب دیا کہ قضا دینا ضروری ہے قضا دینے کے متعلق یہ فیصلہ ان کا ذاتی رجحان ہے حدیث کا حصہ نہیں ہے چنانچہ محدث ابن خزیمہ رحمة اللہ علیہ یہ حدیث بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں ۔:

"حدیث میں یہ بات نہیں ہے کہ انہیں قضا دینے کا حکم دیا گیا تھا بلکہ یہ ہشام راوی کا اپنا قول ہے میرے نزدیک یہ ثابت نہیں ہے کہ ایسی صورت حال کے پیش نظر انہیں قضا دینا پڑے گی جب انہوں نے افطار کیا تو ان کے یقین کے مطابق سورج غروب ہوچکا تھا اگر انہیں بعد میں معلوم ہوا کہ سورج غروب نہیں ہوا تھا تو اس صورت حال کے متعلق ہمارے لیے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان مشعل راہ ہے کہ ہم قضا نہیں دیں گے اس میں ہمارا کیا قصور ہے ۔ (صحیح ابن خزیمہ رحمة اللہ علیہ 3/339)

اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے برعکس روایات بھی ملتی ہیں لیکن وہ پایہ ثبوت کو نہیں پہنچتیں تاہم ہمارے نزدیک اس قسم کے روزہ کی قضا ضروری نہیں ہے کیونکہ اس میں انسان کے ارادہ اور اختیار کو دخل نہیں، (واللہ اعلم بالصواب)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:209